Sociology & Cultural Research Review (SCRR)
Available Online: https://scrrjournal.com
Print ISSN: 3007-3103 Online ISSN: 3007-3111
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Extravagance and Wastefulness, Synonyms and Contemporary Meaning: A Research Analysis In The Light Of the Opinions of the Commentators

اسراف وتبذیر کے مصداقات ومترادفات اور عصری معنویت: مفسرین کرام کے اقوال کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

Dr. Atiq Ullah
Lecturer Islamic Studies, SBBU Sheringal, Dir Upper
atiqullah@sbbu.edu.pk
Dr Ilyas Ahmad
Lecturer Islamic Studies, Shahed Benazir Bhutto University Sheringal Dir Upper KP Pakistan
ilyasahmad99@gmail.com
Dr. Abdul Haq
Assistant Professor, SBBU Sheringal, Dir Upper
dr.abdulhaqsbbu@gmail.com

ABSTRACT

Israf and Tabdheer are serious moral and social maladies condemned in the Quran and Hadith. They refer to the misuse of wealth, squandering, and exceeding divinely set limits. Israf means transgression beyond the limit in any action, though it is most commonly used in the context of expenditure. Scholars like Imam Raghib Al-Isfahani define it as "exceeding the limit in everything a person does." It encompasses both overspending on permissible things and spending on what is unlawful. Tabdheer means to squander and waste wealth. Imam Ibn Manthur defines it as spoiling and spending wealth wastefully. It is specifically associated with spending in disobedience to God or spending to the point of impoverishment. The difference between Israf and Tabdheer is that Israf is exceeding a limit, even in something permissible (like eating too much food), while Tabdheer is spending wealth in outright wrong, useless, or sinful purposes. Both are forbidden, but Tabdheer is considered more severe. The Quran commands: "Eat and drink, but be not excessive. Indeed, He does not like those who commit excess." (Quran 7:31). Exegetes explain this as a command for moderation and a warning against declaring the permissible forbidden or vice versa. The text provides modern examples of Israf and Tabdheer to avoid: Wasting food at banquets and restaurants, buying excessive clothing and luxury items for fashion and show, the unnecessary consumption of water, electricity, and natural resources,e travagant spending on ceremonies like weddings, ostentatious spending for social media display, squandering time on frivolous activities and irresponsible use of credit cards.

Keywords: *Israf, Tabdheer, Extravagance, Wastefulness, Misuse of Wealth, Overspending.*

تمہید:

اسراف و تبذیر ایسے اخلاقی و معاشرتی امراض ہیں جن پر قرآن و حدیث میں سخت تنبیہ کی گئی ہے۔یہ دونوں اصطلاحات مال کے ناجائز استعمال، فضول خرچی اور حد سے تجاوز کرنے کو بیان کرتی ہیں۔زیر نظر مقالہ میں ہم ان

کے لغوی و اصطلاحی مفہوم، قرآنی آیات، احادیث مبارکہ ، مفسرین کے اقوال اور عصری تطبیقات کو تفصیل سے پیش کریں گے۔

اسراف و تبذیر کا لغوی و اصطلاحی مفہوم:

اسراف عربی زبان کے لفظ "س ر ف" سے ماخوذ ہے، جس کا معنی ہے فضول خرچی کرنا،حد سے تجاوز کرنا۔التبذیر "ب ز ر" سے مشتق ہے، جس کا مطلب ہے مال کو بیجا خرچ کرنا۔[i]

اسراف:

امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں:

"السَّرَفُ: تجاوز الحد في كل فعل يفعله الإنسان، وإن كان في الإنفاق أشهر." [ii]

ترجمہ: "اسراف ہر اس فعل میں حد سے تجاوز کرنا ہے جو انسان کرتا ہے، البتہ خرچ میں یہ لفظ زیادہ مشہور ہے۔"

ابو منصور ہروی فرماتے ہیں:

إن الإسراف أكل ما لا يحل أكله، وقيل: هو مجاوزة القصد في الأكل مما أحله الله. [iii]

ترجمہ: اسراف وہ کھانا ہے جس کا کھانا حلال اور جائز نہیں اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کی اجازت دی ہے اسے کھانے میں اعتدال سے تجاوز کرنا ہے۔

سفیانؒ فرماتے ہیں:

الإسراف: أكل ما أنفق في غير طاعة الله. [iv]

ترجمہ: اسراف وہ مال کھا جانا ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں خرچ کیا جائے۔

تبذیر:

تبذیر یہ ہے کہ مال کو گناہوں میں یا شرعی مصلحت والے کاموں کے علاوہ میں خرچ کیا جائے۔

خلیل بن احمد فراہیدی لکھتے ہیں:

التبذير إنفاق المال في المعاصي، وقيل: هو أن يبسط يده في إنفاقه حتى لا يبقي منه ما يقتاته[v]

ترجمہ: اسراف گناہوں پر مال خرچ کرنا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اتنا مال خرچ کرنا کہ اپنی کفالت کے لیے کچھ نہیں باقی نہ رہے۔

ابن منظور افریقی فرماتے ہیں:

وبَذَّرَ مالهُ: أَفسده وأَنفقه فِي السَّرَفِ. وكُلُّ مَا فَرَّقْتَهُ وأَفسدته، فَقَدْ بَذَّرْتَهُ. [vi]

ترجمہ: اس نے اپنا مال ضائع کیا یعنی جب اس نے اپنا مال خراب کیا اور اسراف سے خرچ کیا تو اس نے اپنا مال ضائع کیا اور تبذیر سے کام لیا۔ایک قول یہ ہے کہ تبذیر سے مراد گناہوں پر خرچ کرنا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اتنا زیادہ خرچ کرنا کہ روزی روٹی کے لیے کوئی چیز باقی نہ رہے۔

امام قرطبی ؒفرماتے ہیں:

الْإِسْرَافُ: الْإِفْرَاطُ فِي الشَّيْءِ وَمُجَاوَزَةُ الْحَدِّ[vii]

ترجمہ: اسراف کا مطلب ہے کسی چیز میں زیادتی کرنا اور حد کو پار کرنا

اسراف اور تبذیر میں فرق:

ابو ہلال حسن بن عبد اللہ عسکری لکھتے ہیں:

الفرق بين التبذير والاسراف: قيل: التبذير: إنفاق المال فيما لا ينبغي. والاسراف: صرفه زيادة على ما ينبغي. [viii]

اسراف: ضرورت سے زیادہ استعمال، خواہ وہ جائز ہو۔

تبذیر: مکمل طور پر فضول یا حرام کاموں میں وسائل کو ضائع کرنا۔

دونوں ہی اسلام میں ممنوع ہیں، لیکن تبذیر زیادہ سنگین ہے۔

الزبیدی لکھتے ہیں:

التَّبْذِيرُ تَجَاوزٌ فِي مَوْضِعِ الحَقِّ، وَهُوَ جَهْلٌ بالكَيْفِيَّة ومواقعِها، والإِسرافُ تَجاوزٌ فِي الكَمِّيَّة، وَهُوَ جَهْلٌ بمَقاديرِ الحُقُوقِ[ix]

ترجمہ: تبذیر حق کے موقع پر حق سے تجاوز کرنا ہے اور حق کے مواقع اور کیفیت سے ناواقفیت کا نام تبذیر ہے جب کہ حقوق کی مقدار سے ناواقفیت کا نام اسراف ہے۔

اسراف و تبذیر کے لغوی مترادفات:

التبذير : إضاعة المال[x]

تبذیر مال کو شرعی جگہوں کے علاوہ ضائع کرنا ہے۔

الإِفْرَاط (التَّجَاوُز)

الإِفْراطِ، وَهُوَ مُجاوَزَةُ الحَدِّ فِي الأَمر[xi]

ترجمہ: "افراط کسی معاملے میں حد سے گزر جانا ہے۔"

السَّرَفُ (الْإِسْرَافُ)

السَرَف والإسراف: مجاوزة القصد[xii]

ترجمہ: "سرف اور اسراف اعتدال سے تجاوز کرنا ہے۔"

الإِتْلَافُ

أَتْلَفَ مَالَهُ: إذا أَفْنَاهُ إِسْرَافاً[xiii]

ترجمہ: "اتلاف مال کو غیر مناسب جگہوں پر صرف کرنا ہے۔"

قرآن مجید میں اسراف کی قباحت:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ[xiv]

ترجمہ: "اے اولاد آدم! ہر نماز کے وقت اپنا لباس پہنا کرو اور کھاؤ پیو مگر حد سے نہ بڑھو، بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

اس کی تفسیر میں امام طبریؒ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتے یعنی جو حلال اور حرام میں اعتدال کی راہ نہیں اپناتے، جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے یا جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے ، ان میں غلو سے کام لیتے ہیں، حلال کو حرام بتاتے ہیں اور حرام کو حلال بتاتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند فرماتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حلال کردہ چیزوں کو حلال سمجھیں اور حرام کردہ چیزوں کو حرام سمجھیں اور یہی وہ عدل ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔[xv]

وضاحت:

اسراف کا مطلب یہ نہیں کہ انسان زیب و زینت کو چھوڑ دے اور کھانے پینے میں بخل سے کام لے بلکہ اعتدال کا حکم ہے۔

زینت کا حکم:

اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو حکم دیا کہ وہ عبادت کے وقت اپنی زینت (لباس) اختیار کریں۔اس سے مراد صاف ستھرا اور مناسب لباس پہننا ہے، خاص طور پر نماز اور طواف کے وقت۔ مشرکین عرب ننگے ہو کر طواف کرتے تھے، جس پر اللہ نے مسلمانوں کو لباس پہننے کا حکم دیا۔مناسب زیب وزینت اختیار کرنا اسراف میں نہیں آتا۔

کھانے پینے میں اعتدال:

اللہ نے حلال رزق کھانے اور پینے کی اجازت دی ہے، لیکن ساتھ ہی اسراف سے منع فرمایا ہے۔اسی طرح ضرورت سے زیادہ کھانا یا پینا اور حرام چیزوں میں مال خرچ کرنے سے بھی اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدگی:

اسراف کرنے والے اللہ کی ناراضگی کے مستحق ہیں، کیونکہ اسراف نعمت کی ناشکری اور ضیاع کا سبب بنتا ہے۔

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں:

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَحَلَّ اللَّهُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ الْأَكْلَ وَالشُّرْبَ مَا لَمْ يَكُنْ سَرَفًا أَوْ مَخِيلَةً۔۔۔[xvi]

ترجمہ: ابن عباسؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کھانے پینے کی اجازت دی ہے بشرطیکہ وہ اسراف یا فضول خرچی نہ ہو۔جہاں تک جو چیز ضروری ہے، جو بھوک مٹاتی ہے اور پیاس بجھاتی ہے، تو عقل اور شریعت کے مطابق اس کا کھانا پینا بہتر ہے، کیونکہ یہ زندگی کو محفوظ رکھتی ہے اور حواس کی حفاظت کرتی ہے۔لہٰذا شریعت نے وصال (یعنی افطار کیے بغیر مسلسل روزے رکھنے) سے منع کیا ہے، کیونکہ یہ جسم کو کمزور کرتا ہے اور روح کو ہلاک کرتا ہے اور عبادت کی صلاحیت کو کمزور کر دیتا ہے۔یہ وہ چیز ہے جس سے شریعت منع کرتی ہے اور عقل اس کی تردید کرتی ہے۔جو شخص اپنے آپ کو ضروری چیزوں سے محروم رکھتا ہے اس کا نہ تو نیکی میں کوئی حصہ ہے اور نہ ہی زہد میں کوئی حصہ، کیونکہ عاجزی اور کمزوری کی وجہ سے وہ اطاعت کے جن اعمال سے محروم رہتا ہے وہ زیادہ اجروثواب والا اور بہت زیادہ ہے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ﴿٢٦﴾ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ[xvii]

ترجمہ: "اور قرابت دار کو اس کا حق دے، اور مسکین اور مسافر کو (بھی)، اور فضول خرچی نہ کرو ، بے شک فضول خرچی کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں۔"

اس آیت کی تفسیر میں امام ابن کثیر ؒفرماتے ہیں کہ خرچ کی صورت میں انسان کو بخل اور اسراف سے کام نہیں لینا چاہیے بلکہ اعتدال کا راستہ اپنانا چاہیے اور شیاطین کے بھائیوں سے مراد یہ ہے کہ یہ لوگ شیاطین کی طرح ہیں۔ناحق کاموں میں مال خرچ کرنے کو تبذیر کہتے ہیں۔اگر کوئی اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کر دے تو یہ اسراف و تبذیر نہیں اور اگر کوئی تھوڑا سا مال بھی ناحق خرچ کر دے تو یہ تبذیر ہے۔[xviii]

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں:

(وَلا تُبَذِّرْ) أَيْ لَا تُسْرِفُ فِي الْإِنْفَاقِ فِي غَيْرِ حَقٍّ۔۔۔[xix]

ترجمہ: (اور تبذیر نہ کرو) یعنی ناحق خرچ کرنے میں اسراف نہ کرو۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسراف کرنا مال کو ناحق خرچ کرنا ہے، اور نیک کاموں میں خرچ کرنا اسراف نہیں ہے۔یہ اکثریت کی رائے ہے۔امام مالک رحمہ اللہ سے مروی ہے: تبذیر یہ ہے کہ مال کو اس کے حق والے مصرف سے لے کر ناحق جگہ پر خرچ کیا جائے اور یہی اسراف یعنی فضول خرچی ہے۔

وضاحت:

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرابت داروں، مسکینوں اور مسافروں کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔یہ حقوق مالی امداد، حسن سلوک اور صلہ رحمی پر مشتمل ہیں اور اس کے ساتھ تبذیر کی مذمت بھی کی ہے۔

SCRR

تبذیر کی مذمت:

تبذیر مال کو ناجائز یا بے مقصد کاموں میں ضائع کرنے کو کہتا ہے جیسے: نمود و نمائش کے لیے خرچ کرنا، فسق و فجور میں مال لگانا، ضرورت کے بغیر مال اڑانا۔ تبذیر کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں، کیونکہ شیطان بھی اللہ کی نعمتوں کا ناشکرا تھا۔

سورۃ الفرقان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"وَالَّذِينَ إِذَا أَنفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا"xx

ترجمہ: "اور وہ لوگ جو خرچ کرتے وقت نہ فضول خرچی کرتے ہیں نہ کنجوسی، بلکہ درمیانی راستہ اختیار کرتے ہیں۔"

وضاحت:

یہ آیت اللہ کے نیک بندوں کی صفات بیان کرتی ہے۔ان میں سے ایک اہم صفت ان کا معاشی توازن ہے کہ وہ نہ فضول خرچی کرتے ہیں نہ بخل سے کام لیتے ہیں، بلکہ میانہ روی اختیار کرتے ہیں۔اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خرچ میں اعتدال سے کام لینا چاہئے، ضرورت سے زیادہ خرچ نہیں کرنا چاہیے، بے تحاشا شاپنگ کرتے ہوئے دکھاوے کے لیے مال ضائع نہیں کرنا چاہیے اور اسی طرح ضیافتوں میں کھانا ضائع نہیں کرنا چاہیے۔اس کے ساتھ ساتھ کنجوسی سے بھی بچنا چاہیے، جائز ضروریات پر خرچ کرنے سے گریز نہیں کرنا چاہیے، حقوق العباد ادا کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے اور خصوصاً والدین اور اہل و عیال کی ضروریات کو پورا کرنا چاہیے۔

اس آیت کی تفسیر میں امام قرطبی ؒ فرماتے ہیں:

اخْتَلَفَ الْمُفَسِّرُونَ فِي تَأْوِيلِ هَذِهِ الْآيَةِ. فَقَالَ النَّحَّاسُ: وَمِنْ أَحْسَنِ مَا قِيلَ فِي مَعْنَاهُ أَنَّ مَنْ أَنْفَقَ فِي غَيْرِ طَاعَةِ اللَّهِ فَهُوَ الْإِسْرَافُ۔۔۔۔۔xxi

ترجمہ: اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے اختلاف کیا ہے، نحاس نے کہا ہے کہ اس کے بارے میں جو سب سے بہتر قول ہے وہ یہ ہے کہ جس نے اپنا مال اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے بغیر خرچ کیا تو وہ اسراف ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مال خرچ کرنے سے رک گیا تو وہ اقتار ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں مال خرچ کیا تو وہ قوام ہے۔ابن عباسؓ نے فرمایا: جس نے راہِ حق میں ایک لاکھ بھی خرچ کیا تو وہ اسراف نہیں ہے اور جس نے ایک درہم بھی ناحق خرچ کیا تو وہ اسراف میں شامل ہے اور جس کے ذمے کوئی حق تھا اور اسے ادا نہیں کیا تو وہ اقتار ہے۔

امام ابن کثیرؒ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

لَيْسُوا بِمُبَذِّرِينَ فِي إِنْفَاقِهِمْ فَيَصْرِفُونَ فَوْقَ الْحَاجَةِ۔۔۔۔۔xxii

ترجمہ: نہ وہ اپنے خرچ میں اسراف کرتے ہیں کہ ضرورت سے زیادہ خرچ کرتے ہیں اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں کہ اپنے اہل و عیال کے حقوق میں کوتاہی کرتے ہیں اور ایسا نہیں کرتے ہیں کہ ان کے لیے خرچہ کافی نہ ہو بلکہ اعتدال اور میانہ روی کی راہ اپناتے ہیں اور بہترین امور وہ ہیں جن میں میانہ روی سے کام لیا جائے، نہ اسراف کیا جائے اور نہ بخل سے کام لیا جائے۔

تفسیر ابن عباس میں ہے:

لم يسرفوا: لم ينفقوا في المعصية[xxiii]

ترجمہ: وہ اسراف نہیں کرتے یعنی معصیت اور گناہ میں خرچ نہیں کرتے اور راہ حق میں خرچ کرنے سے منع نہیں کرتے اور اسراف اور خرچ میں کوتاہی کے درمیان اعتدال کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں:

والإسراف الانفاق فی معصية الله وان قلّت والاقتار منع حق الله تعالى۔۔۔۔[xxiv]

ترجمہ: اسراف گناہ کے راستہ میں خرچ کرنا ہے اگرچہ قلیل مقدار میں کیوں نہ ہو اور اللہ تعالی کے حق کو روک کر رکھنا اقتار کہلاتا ہے۔یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ، قتادہ، مجاہد اور ابن جریج رحمھم اللہ کا قول ہے۔اس آیت کی تائید میں حسنؒ نے اس کا مطلب اس طرح بیان کیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی معصیت میں خرچ نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی میں بخل سے کام نہیں لیتے۔کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اسراف کا مطلب حد سے بڑھ کر مال خرچ کرنا ہے یہاں تک کہ وہ تبذیر کے حدود میں داخل ہو جائے اور اقتار کا مطلب بنیادی ضروریات کے لیے بھی خرچ نہ کرنا ہے۔

احادیث مبارکہ میں اسراف و تبذیر کی مذمت:

صحیح بخاری میں ہے:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلُوا وَاشْرَبُوا وَالبَسُوا وَتَصَدَّقُوا، فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلاَ مَخِيلَةٍ»[xxv]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھاؤ، پیو، صدقہ کرو اور لباس پہنو، بشرطیکہ اس میں اسراف یا تکبر نہ ہو۔

وضاحت:

یہ حدیث تین اہم انسانی ضروریات کے بارے میں اسلامی تعلیمات پیش کرتی ہے یعنی کھانے پینے کے آداب، صدقہ و خیرات کی ترغیب اور لباس پہننے کے احکام اور ساتھ ہی دو اہم رکاوٹوں سے خبردار کیا گیا ہے یعنی اسراف (فضول خرچی) اور مخیلہ (تکبر و غرور)۔

رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی دی ہوئی حلال روزی کھانے کی اجازت دی ہے اور صحت مند اور متوازن غذا کھانے کی ترغیب دی ہے اور حرام غذاوں سے اجتناب کا حکم دیا ہے اور اسراف یعنی ضرورت سے زیادہ کھانے سے منع

فرمایا ہے اور صدقہ کا حکم دیا ہے۔لیکن صدقہ میں بھی اتنا مال نہیں دینا چاہیے کہ خود مفلسی میں پڑ جائے اور اہل و عیال کے لیے نفقہ ختم ہو جائے۔

اسی طرح صاف ستھرا اور مناسب لباس پہننے کی اجازت ہے اور ستر پوشی کے لیے خوبصورت لباس کی پہننے کی بھی گنجائش ہے۔

"غَیْرَ إِسْرَافٍ" (اسراف کے بغیر) کا مطلب ہے کہ ضرورت سے زیادہ مال خرچ نہیں کرنا چاہیے اور نعمتوں کو ضائع بھی نہیں کرنا چاہیے۔مثلاً ضیافتوں میں کھانا ضائع نہیں کرنا چاہیے اور ریستوران میں ضرورت سے زیادہ آرڈر نہیں دینا چاہیے۔فیشن کے لیے بے تحاشا کپڑے نہیں خریدنے چاہیے اور مہنگے برانڈز کی نمائش نہین کرنا چاہیے۔ اگر کوئی انسان وہ چیز خریدے جس کی اسے ضرورت نہ ہو یا اپنے اخراجات میں معمول سے زیادہ خرچ کرے تو یہ بھی اسراف ہے۔

"وَلَا مَخِيلَةٍ" (تکبر کے بغیر) کا مطلب ہے کہ لباس اور ظاہری حالت میں غرور و تکبر نہیں کرنا چاہیے یعنی دوسروں کو نیچا دکھانے کے لیے مہنگے کپڑے نہیں پہننا چاہیے اور اپنے آپ کو دوسروں سے برتر نہین سمجھنا چاہیے۔

یہ حدیث خرچ میں میانہ روی اور فضول خرچی سے بچنے کی بنیاد ہے۔لباس سے مراد وہ کپڑے ہیں جو ستر ڈھانپتے ہیں اور گرمی سردی سے بچاتے ہیں، نہ کہ فخر اور نمائش کے لیے لباس اس سے مراد ہے۔

سنن ابن ماجہ میں ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ، وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَقَالَ: «مَا هَذَا السَّرَفُ» فَقَالَ: أَفِي الْوُضُوءِ إِسْرَافٌ، قَالَ: «نَعَمْ، وَإِنْ كُنْتَ عَلَى نَهَرٍ جَارٍ»xxvi

ترجمہ: عبد اللہ بن عمرو ؓروایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جب کہ وہ وضو کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ کیا اسراف کرتے ہو؟ تو انھوں نے عرض کی کہ کیا وضو کرنے میں بھی اسراف ہوتا ہے تو آپ ﷺ نے ہاں میں جواب دیا اور کہا کہ اگر تم جاری نہر کے پاس ہو (تو تب بھی اسراف ہوتا ہے اگر تم زیادہ پانی استعمال کرو۔)

وضاحت:

یہ حدیث اسلامی تعلیمات میں اسراف (فضول خرچی) کی ممانعت کو واضح کرتی ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے دوران پانی کے بے جا استعمال کو بھی اسراف قرار دیا، حالانکہ وضو عبادت کا حصہ ہے۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ کسی بھی چیز کی ضرورت سے زیادہ مقدار میں استعمال، خواہ وہ عبادت ہی کیوں نہ ہو، ناپسندیدہ ہے۔

پانی کی قدر دانی:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر فرمایا کہ اگرچہ پانی وافر مقدار میں دستیاب ہو (جیسے بہتی نہر)، تب بھی اسے ضائع نہیں کرنا چاہیے۔یہ تعلیم ماحولیاتی تحفظ اور وسائل کے ذمہ دارانہ استعمال کی طرف بھی رہنمائی کرتی ہے۔وضو میں ضرورت سے زیادہ پانی استعمال نہیں کرنا چاہیے، بلکہ سنت کے مطابق اعتدال سے کام لینا چاہیے۔ روزمرہ زندگی میں بھی بجلی، خوراک، وقت جیسے وسائل کو ضائع ہونے سے بچانا چاہیے۔

یہ حدیث ہمیں معتدل اور متوازن زندگی گزارنے کی تعلیم دیتی ہے، جہاں عبادت ہو یا عام معاملات، اسراف سے بچنا ضروری ہے۔

عصری مسائل میں اسراف و تبذیر سے بچنا:

1. صحت مند اور سادہ غذا کا انتخاب کرنا چاہیے۔
2. ضیافتوں میں بچے ہوئے کھانے کو غریبوں تک پہنچانا چاہیے۔
3. صاف ستھرا مگر سادہ لباس پہننا چاہیے۔
4. مہنگے کپڑوں کی نمائش نہیں کرنا چاہیے۔
5. فیشن کے لیے بے تحاشا کپڑے خریدنا اور پھر اسے استعمال میں نہ لانا بھی اسراف ہے۔
6. دوسروں کو احساس کمتری میں مبتلا نہیں کرنا چاہیے۔
7. دوسروں پر بوجھ ڈالنے والی تقریبات سے گریز کرنا چاہیے۔
8. ضرورت سے زیادہ شاپنگ نہیں کرنا چاہیے۔
9. پانی اور بجلی کے غیر ضروری استعمال سے بچنا چاہیے، بغیر ضرورت کی لائٹیں اور اے سی چلانے سے گریز کرنا چاہیے۔
10. سوشل میڈیا پر نمود و نمائش کے لیے فضول اخراجات سے گریز کرنا چاہیے۔
11. غیر ضروری اور فضول کاموں میں وقت ضائع کرنے سے گریز کرنا چاہیے، اس کی بجائے مفید کاموں میں وقت صرف کرنا چاہیے۔
12. ہوٹلوں میں ضرورت سے زیادہ کھانے کا آرڈر دے کر ، اس میں سے تھوڑا سا کھا کر باقی چھوڑ دینا مناسب نہیں، کیونکہ باقی بچا ہوا کھانا کوڑے دانوں میں پھینکا جاتا ہے جو کہ رزق کی بے اکرامی ہے۔
13. غیر ضروری لگژری اشیاء کی خریداری سے بچنا چاہیے۔
15. شادیوں میں غیر ضروری اخراجات سے بچنا چاہیے اور سادہ ولیمہ پر اکتفاء کرنا چاہیے۔

اسراف و تبذیر سے بچنے کے لیے تجاویز:

1. اسراف و تبذیر معاشی اور اخلاقی دونوں اعتبار سے تباہ کن ہیں۔ان سے بچنے کے لیے:

2. ضرورت کے مطابق خرچ کرنا چاہیے۔
3. نعمتوں کی ناقدری نہیں کرنی چاہیے۔
4. صدقہ و خیرات کو معمول بنانا چاہیے۔
5. مال کو ناجائز جگہ پر خرچ نہیں کرنا چاہیے۔
6. ضرورت سے زیادہ زیب و زینت کرنا اسراف میں شامل ہے۔
7. بغیر ضرورت کے قیمتی کپڑے خریدنا واضح اسراف ہے۔
8. وضو اور غسل میں پانی کا اسراف ممنوع ہے۔
9. نل کو بہتے چھوڑ دینا پانی کی نعمت کو ضائع کرنا ہے۔
10. وقت کو کھیل تماشے اور بے فائدہ کاموں میں ضائع کرنا اسراف و تبذیر ہے۔
11. بے فائدہ دیر تک جاگنا عمر کا اسراف ہے۔
12. دکھاوے کے لیے مال خرچ کرنا اسراف ہے۔
13. جس چیز کی انسان کو ضرورت نہ ہو اسے خریدنا تبذیر ہے۔
14. ضرورت سے زیادہ کھانا تیار کرنا مال کو ضائع کرنا ہے۔
15. بچے ہوئے کھانے کو کوڑے میں پھینک دینا اسراف ہے۔
16. کھانے، پینے، لباس اور دیگر ضروریات میں میانہ روی اختیار کرنا چاہیے۔
17. بغیر ضرورت کے پرتعیش سواریاں استعمال کرنا اسراف ہے۔
18. ہر سال مہنگے فونز خریدنا اسراف ہے۔
19. بجلی اور انٹرنیٹ کا بے جا استعمال اسراف و تبذیر ہے۔
20. ضرورت سے زیادہ کھانا پینا اسراف بھی ہے اور صحت کے لیے بھی نقصان دہ ہے۔
21. پانی اور وسائل کا ضیاع اسراف ہے۔
22. مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چاہیے، بے جا ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اسراف و تبذیر سے بچنے اور میانہ روی اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نتائج تحقیق:

1. اسراف کا لغوی معنیٰ حد سے تجاوز کرنا ہے البتہ خرچ میں یہ لفظ زیادہ مشہور ہے جبکہ مفسرین کے نزدیک اسراف کا ایک مطلب یہ ہے کہ جو حلال و حرام میں تمیز نہ کرے، اسی طرح جو کھانے پینے میں اعتدال نہ کرے یہ بھی اسراف ہے اور جو اپنا مال اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے بغیر خرچ کرتا ہے وہ بھی اسراف ہے۔

2. تبذیر کا لغوی معنیٰ گناہوں پر مال خرچ کرنا ہے جبکہ مفسرین کے نزدیک ناحق کاموں میں مال خرچ کرنے کو تبذیر کہا جاتا ہے۔

3. اسراف و تبذیر کے مابین فرق: اسراف ضرورت سے زیادہ استعمال کو کہا جاتا ہے خواہ وہ جائز کیوں نہ ہو جب کہ تبذیر مکمل طور پر فضول یا حرام کاموں میں وسائل ضائع کرنے کو کہا جاتا ہے۔

4. اضاعۃ المال، افراط، تجاوز، السرف اور اتلاف، اسراف و تبذیر کے مترادفات ہیں۔

5. عصر حاضر میں زیب و زینت ، آرائش و زیبائش ، شادی بیاہ و دیگر وسائل زیست میں اسراف و تبذیر پایا جاتا ہے۔

---

i القاموس الوحید، مولاناوحید الزمان، قاسمی، کیرانوی، ادارۃ الاسلامیات، لاہور، کراچی، مادہ: س رف اور ب ذر

ii المفردات فی غریب القران، ابو القاسم الحسین بن محمد المعروف بالراغب الاصفہانی، دار القلم، الدار الشامیۃ-دمشق بیروت، الطبعۃ: الاولی- 1412 ھ۔، ج:1، ص:407

iii تہذیب اللغۃ، محمد بن احمد بن الازہری الہروی، ابو منصور، دار احیاء التراث العربی-بیروت، الطبعۃ: الاولی، 2001م، ج: 12، ص: 277

iv تہذیب اللغۃ، ، ج:12، ص:277

v کتاب العین، ابوعبد الرحمن الخلیل بن احمد، الفراہیدی، دار و مکتبۃ الہلال، ج:8، ص:183

vi لسان العرب، محمد بن مکرم، ابن منظور، الافریقی، دار صادر-بیروت، الطبعۃ: الثالثۃ- 1414 ھ۔، ج:4، ص:50

vii تفسیر القرطبی، ابوعبد اللہ محمد بن احمد، القرطبی، دار الکتب المصریۃ-القاہرۃ، الطبعۃ: الثانیۃ، 1384ھ۔ - 1964 م، سورۃ ال عمران 3، آیت: 148

viii معجم الفروق اللغویۃ، ابو ہلال الحسن بن عبد اللہ، العسکری، مؤسسۃ النشر الاسلامی التابعۃ لجماعۃ المدرسین، الطبعۃ: الاولی، 1412ھ۔، ج: 1، ص:114

ix تاج العروس، محمّد بن محمّد، ابو الفیض، الزَّبیدی، ج:10، ص:148

x القاموس الفقہی، الدکتور سعدی ابو حبیب، دار الفکر. دمشق-سوریۃ، الطبعۃ: الثانیۃ 1408 ھ۔ = 1988 م ج:1، ص:170

xi تاج العروس، ج:19، ص:528

xii لسان العرب، ج:9، ص:148

xiii تاج العروس، ج:23، ص:56

xiv سورۃ الاعراف 7: 31

xv تفسیر الطبری، محمد بن جریر، ابو جعفر الطبری، مؤسسۃ الرسالۃ، الطبعۃ: الاولی، 1420 ھ۔ - 2000 م، سورۃ الاعراف 7، آیت: 31

xvi تفسیر القرطبی، سورۃ الاعراف 7، آیت: 31

xvii سورۃالاسراء71: 26،27

xviii تفسیر ابن کثیر، ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر، دار طیبۃ للنشر والتوزیع، الطبعۃ: الثانیۃ1420ھ - 1999 م، سورۃالاسراء71، آیت: 26

xix تفسیر القرطبی، سورۃالاسراء71، آیت: 26

xx سورۃالفرقان 25: 67

xxi تفسیر القرطبی، سورۃالفرقان25، آیت: 67

xxii تفسیر ابن کثیر، سورۃالفرقان25، آیت: 67

xxiii تفسیر ابن عباس، دار الکتب العلمیہ—لبنان، سورۃالفرقان25، آیت: 67

xxiv التفسیر المظہری، محمد ثناءاللہ، مکتبۃ الرشدیۃ—الباکستان، 1412 ھ، سورۃالفرقان25، آیت: 67

xxv صحیح البخاری، محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، دار طوق النجاۃ، الطبعۃ: الاولی، 1422ھ، کتاب اللباس، ج:7، ص:140

xxvi سنن ابن ماجہ، ابن ماجۃ ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینی، ابن ماجۃ ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینی، دار احیاء الکتب العربیۃ، ج:1، ص: 147، حدیث:425